خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
7 مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 102 | اتوار - 7 ذوالحجہ - 1415ھ ' 7 ہجرت 1374ھش ' 7 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت ہمارا خدا ہے جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ کے رنگ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ جو اہل و عیال کا تہیہ کرتے ہیں اور ان کے سارے ہم و غم اسی پر آکر ختم ہو جاتے ہیں کہ ان کی اولاد ان کے بعد ان کے مال و اسباب اور جائیداد کی مالک اور جانشین ہو۔ اگر انسان اسی حد تک محدود ہے اور وہ خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس کی جائیداد کا کون مالک ہوا ہے اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا اس کا تو قصہ پاک ہو چکا اور یہ کبھی پھر دنیا میں نہیں آئے گا اس لئے ایسے ہم و غم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۸)

جبکہ یہ ثابت ہے کہ پھر اس دنیا میں واپس آنا نہیں ہے اور یہاں سے سب قصہ تمام کرکے جائیں گے اور پھر دنیا سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا تو املاک و اسباب کا خیال کرنا کہ اس کا وارث کوئی ہو یہ شرکاء کے قبضہ میں نہ چلے جاویں فضول اور دیوانگی ہے۔ ایسے خیالات کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ منع نہیں بلکہ جائز ہے کہ اس لحاظ سے اولاد اور دوسرے متعلقین کی خبر گیری کرے کہ وہ اس کے زیر دست ہیں تو پھر یہ بھی ثواب اور عبادت ہی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے حکم کے نیچے ہوگا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹)

محض للہ اپنا حق چھوڑنے والوں کیلئے رضوانِ الٰہی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض لوگ محض للہ ' اللہ کی رضا کی خاطر دکھ برداشت کر لیتے ہیں وہ کہتے ہیں جس طرح ہو جھگڑا نپٹاؤ' ختم کرو اس معاملہ کو اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ ان کے حقوق ہیں پھر بھی ان کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مغفرت ہے اور رضوان ہے۔ اس دنیا میں بھی انجام کار وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سلوک پائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستے دیکھیں گے۔ خدا ان کو رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور آخرت میں رضا کی جنت سے بہتر اور کوئی جنت متصور ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر آخرت میں مغفرت مل جائے اور رضوان مل جائے تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

مغفرت کا تعلق اصل میں انصاف سے ہے۔ مغفرت کہتے ہیں حق چھوڑنے کو۔ یعنی اس کی روح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حق بندہ کے لئے چھوڑ دیتا ہے ورنہ گناہگار انسان تو خدا کی چھری کے نیچے آچکا وہ جب چاہے چلے اس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر وہ چھری رکی رہتی ہے۔ خدا اپنا حق نہیں دیتا۔ اس کا نام مغفرت ہے۔ تو جو لوگ بجائے اس کے کہ اپنا حق چھوڑیں وہ ظلم سے دوسرے کا حق لیتے ہیں وہ مغفرت کے نیچے کس طرح آسکتے ہیں جن کی چھری ناحق بھی دوسروں پر چلتی ہے۔ ظالم لوگ ناطاقت لوگوں پر غاصبانہ قبضہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہمیں ایک بہت عظیم الشان قوت حاصل ہو گئی۔ اس نے ہمارا کیا

باقی صفحہ ۷ پر

اول خدا کی توحید اختیار کرو' دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب واقف زندگی سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ چند دنوں سے بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

جملہ احباب جماعت سے اس دیرینہ خادم سلسلہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری کرم رسول صاحب باجوہ آف قاضی پہاڑنگ ضلع سیالکوٹ' حال ربوہ والد (مکرم چوہدری افضال احمد باجوہ کارکن امور عامہ) یکم مئی ۹۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ مورخہ ۹۵-۵-۲ کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان نمبرا میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم (میجر ریٹائر) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

عطیہ بمد گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۲۰۸-۳/۵۵۰/۴ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

مورخہ ۹۵-۵-۷ صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک

مورخہ ۹۵-۵-۸ صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک

(واپڈا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

7- ہجرت ۱۳۷۴ ہش   7 - مئی ۱۹۹۵ء

ہرگز مایوس نہ ہوں

کہتے ہیں کہ انسان محنت کرے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کی محنت اسے کامیابی کی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم محنت کرتے ہیں اور کوئی نتیجہ سامنے نہیں آتا اور جب کوئی نتیجہ سامنے نہیں آتا تو ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم سے یہ کام سرانجام پا ہی نہیں سکے گا اور ہم اس کام کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کام کو چھوڑ دینے سے یقیناً کوئی نتیجہ بھی سامنے آنے کا امکان نہیں رہتا لیکن یہ حالت مایوسی کی حالت ہوتی ہے۔ ایک انگریزی نظم کی کتاب میں ہم نے پڑھا تھا کہ ایک چیونٹی نے دیوار پر چڑھنا شروع کیا وہ کچھ دور تک گئی اور گر گئی۔ اس نے پھر چڑھنا شروع کیا پھر وہ ذرا اس سے آگے تک گئی اور گر پڑی اس طرح غالباً سات دفعہ وہ چیونٹی دیوار پر چڑھتی رہی اور گرتی رہی۔ لیکن آٹھویں دفعہ وہ چھت تک پہنچ گئی۔ اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ چھت تک پہنچ جائے۔ یعنی چھت پر پہنچنا اس کی منزل تھی۔ اگر وہ مایوس ہو جاتی اور ایک دو دفعہ چڑھنے کی کوشش کر کے اس ارادے کو چھوڑ دیتی تو یہ مایوسی اسے منزل تک کبھی نہ جانے دیتی لیکن وہ مایوس نہ ہوئی۔ اس نے ہمت نہ ہاری۔ اس نے اپنے ارادہ کو مضبوط سے مضبوط تر کر لیا۔ (اگر ہم چیونٹی کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر سکتے ہیں تو) اور آخر کار وہ اپنی منزل کو پا گئی۔ اسی طرح انسان اگر پہلے فیصلہ کر لے کہ میں نے یہ کام کرنا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے لئے ہمت سے اس کام میں جُتا رہے۔ ناکامی ہو۔ پھر اس کام کو شروع کر دے۔ پھر ناکامی ہو تو پھر اس کام کو شروع کر دے۔ مایوس نہ ہو۔ اپنے دل میں یہ خیال نہ پیدا ہونے دے کہ مجھ سے یہ کام ہو ہی نہیں سکے گا۔ کیونکہ جب بھی اس کے دل میں یہ خیال آئے گا وہ اسی وقت اس کام کو چھوڑ دے گا اور پھر اس کا بہتر نتیجہ حاصل کرنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہے گا۔ پس یہ ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ ہم مایوس نہ ہوں۔ انسان اپنے آپ سے بھی مایوس نہ ہو کہ میں یہ کام نہیں کر سکوں گا۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے بھی مایوس نہ ہو کہ شائد وہ مجھے توفیق ہی نہیں دے گا۔ وہ توفیق کیوں نہیں دے گا۔ آپ ہمت کریں۔ کام کرتے چلے جائیں۔ چھوڑیں نہیں تو آخر کار اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کر دے گا۔

لگاتار کام کو کرتے رہنے سے دنیاوی کاموں میں بھی کامیابی کی مثالیں موجود ہیں اور دینی کاموں میں بھی۔ دراصل اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرت پر یقین ہو اور وہ دعا کی تاثیر پر بھی یقین رکھتا ہو تو وہ کبھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ اسے ضرور کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

پس ہم سب اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ پر نظر رکھیں اس سے مدد مانگیں اور کسی حال میں بھی مایوس نہ ہوں۔

دل بہل جاتا ہے اب ہر بات سے
دن کی ضو سے، رات کی ظلمات سے
خشک موسم بھی ہے وجہِ سرخوشی
اب نہیں ہے رابطہ برسات سے

ابوالاقبال

خلوصِ دل سے۔ مری عقیدت کا اس صدی کو سلام پہنچے
پیام تو مختصر ہے میرا مگر بصد احترام پہنچے

قدم قدم پر یہ آرزو ہے کہ میری سعیٔ عمل سے بڑھ کر
بلندیوں سے بلند تر اپنے دینِ فطرت کا نام پہنچے

ہر ایک فردِ بشر کو حسنِ ازل کی رعنائی ہو میسّر
ہر ایک گھر میں ہر ایک دل میں خدا کا شیریں کلام پہنچے

سعید روحوں کے سر پہ پروردگارِ عالم کا دستِ شفقت
اور اس کے فضلوں کی بیکرانی کا سلسلہ تا دوام پہنچے

ہر ایک خدمت سے بڑھ کے خدمت ہے دینِ حق کا پیام دینا
ہمارے ہاتھوں خدا کرے دور دور تک یہ پیام پہنچے

نئے نئے اِزم آدمیّت کی روح یکسر کچل رہے ہیں
ہو دینِ حق کا نظام غالب جہاں جہاں یہ نظام پہنچے

ہمارا عجز و نیاز تو بوریا نشیں ہے کسی کی رہ میں
مگر اسی بوریا نشینی کا آسماں تک مقام پہنچے

اُمنگ کی مشعلیں جلا کر چلے ہیں تاریک راستوں پر
کبھی تو تکمیلِ آرزو تک عمل کا ہر اہتمام پہنچے

یہی مناسب ہے ہر قدم پر ہماری رہ میں صلیب گاڑو
ہمیں تو اہلِ جنوں ہیں یارو ہمیں خرد کا سلام پہنچے

وہ اَور ہونگے کہ سنگ میلوں پہ جن کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں
ہماری کیا بات ہے کہ منزل پہ ہم بہت خوش خرام پہنچے

ہمارے کردار کی شعاعیں معاشرہ کو اُجال دیں گی
ہماری باتوں سے انتہا تک ہماری دعوت کا کام پہنچے

نئی صدی میں نئی امنگوں کو ساتھ لے کر سفر پہ چلیے
نسیم ہر گوشۂ زمیں پر خُدا کا اس طرح نام پہنچے

نسیم سیفی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

گزشتہ دو جمعوں سے یہ مضمون چل رہا ہے کہ خدا کی راہوں پر قدم مارنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ کے مسافر رستے کی صعوبتوں اور مشکلات کو کیسے برداشت کرتے ہیں اور کس طرح ان تکالیف پر غالب آتے ہیں جو خدا کی راہ میں چلنے والوں کو پہنچتی ہیں۔ (کلام الٰہی) اس کا جواب (-) یہ سمجھاتا ہے کہ یہ معجزہ دعا کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے ورنہ انسان کے اپنے بس میں نہیں کہ خدا کی راہ پر چلتے ہوئے اس کی تکالیف کو صبر اور رضا کے ساتھ کلیتہً برداشت کر سکے اور پھر بجائے مشکلات سے مغلوب ہونے کے غالب بن کر ابھرے۔ پس یہ دو اکٹھی باتیں ہیں جو دعاؤں کا پھل ہیں۔ صرف انبیاء ہی کی نہیں بلکہ دیگر انعام یافتہ لوگوں کی دعاؤں میں سے ان دعاؤں کو قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں اور جن کو (-) بطور نمونہ محفوظ رکھا گیا۔ ایسی ایسی قدیم دعائیں ہیں اور ایسے ایسے وقت میں ہوئیں جبکہ کوئی ان کا گواہ موجود نہیں تھا۔

ایک ابراہیمؑ تھے اور ایک ان کا بیٹا اور ایسی بھی دعائیں تھیں جبکہ بیٹا بھی نہیں تھا۔ اکیلے ابراہیم جنگل بیابان میں دعائیں کر رہے ہیں۔ وہ دعائیں بظاہر ہمیشہ کے لئے فضاؤں میں کھوئی گئیں اور ان کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔ کتنی مدّت کے بعد؟ ہزاروں سال بعد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل پر وہ دعائیں الہام کی گئیں اور آپ کو بتایا گیا کہ میرے بندے ابراہیمؑ نے اس طرح لق و دق صحرا میں یہ دعائیں کی تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دعائیں بہت ہی قیمتی خزانہ ہیں اور جن لوگوں کے لئے ان دعاؤں کو محفوظ کیا گیا اگر وہ ان سے فائدہ نہ اٹھائیں تو کتنی بدنصیبی ہوگی۔ پس دنیا کے خزانوں کے پیچھے تو لوگ بہت محنت کرتے ہیں مگر وہ خزانے جو قرآن میں مدفون ہیں ان پر سے سرسری نظر سے گزر جاتے ہیں حالانکہ اگر ان میں ڈوب کر دیکھیں تو جو چیزیں بظاہر دلچسپی کا موجب نہ بھی دکھائی دیتی ہوں غور کرنے کے بعد ان میں سے نئی نئی لذت کے مضامین نکلتے ہیں اور انسان کے دل پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

اب اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والوں کی یہ دعا میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو (کلام الٰہی) نے (-) بیان فرمائی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا پر ایمان لے آؤ تو ان میں سے جو ایمان لے آئے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) اس موسیٰ پر ایمان لانا تو بہت مشکل ہے اور تھا بھی وہ فرعون کا زمانہ اور ایسا جابر فرعون کہ جس کا ذکر بحیثیت ایک جابر فرعون کے تاریخ میں محفوظ ہے اور خود وہ اپنے جبر کا احساس رکھتا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میرے سوا عبادت کے لائق کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ اس وقت حضرت موسیٰؑ کی آواز پر یہ کہہ دینا کہ ایمان لے آئے ہیں بہت بڑا دعویٰ ہوتا اور یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ ہم دنیا سے کلیتہً مر مٹنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ پس اس لئے انہوں نے آغاز ہی میں یہ کہا۔ (-) مشکل کام ہے لیکن جس خدا پر توکل کر کے ہم آگے بڑھ رہے ہیں وہ بچانے والا بھی ہے۔ وہ ہر ظالم کے اوپر غالب آسکتا ہے۔ ہر جابر سے بڑھ کر طاقت ور ہے۔ (-) اے خدا ہمیں ظالموں کی قوم کے لئے فتنہ نہ بنانا۔

یہاں فتنہ کا مضمون بہت دلچسپ رنگ میں دہرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (کلام الٰہی) میں فتنہ دین کے زبردستی بدلنے کو بھی کہتے ہیں۔ (کلام الٰہی) سے پتہ چلتا ہے کہ اگر جبر کے ذریعے تکلیفیں دے کر کسی کو اس کا دین بدلنے پر مجبور کیا جائے تو اس کو فتنہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے فتنہ اٹھ جائے۔ (-) اور دین بالآخر اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ کسی جبر اور زور کا محتاج نہ رہے۔ دین آزاد ہو جائے تو (-) میں ایک مطلب یہ ہے کہ اے خدا! ہمیں ان کا تختہ مشق نہ بنا۔ وہ جبر اور ظلم اور تعدی کے ذریعے دنیا میں اپنا دین پھیلانا چاہتے ہیں اور دین حق کو مٹانا چاہتے ہیں۔ پس ان معنوں میں ہمیں فتنہ نہ بنا کہ ہم ان کے تختۂ مشق بن جائیں اور وہ ہم پر آزمائشیں کرتے پھریں۔

فتنہ کا دوسرا مطلب ہے۔ ٹھوکر کا موجب نہ بنا۔ کیونکہ فتنہ کا ایک مطلب ٹھوکر ہے۔ پس اے خدا! جب ہم نے دین کو قبول کر لیا ہے تو ایسی کمزوریاں ہم میں نہ ہوں جن کو دیکھ کر وہ کہیں کہ دیکھو جی! یہ (صاحب ایمان) ہیں۔ یہ یہ غلطیاں ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ لوگوں کو پاک کرنے والے ہیں۔ آپ اتنے گناہوں میں ملوث ہیں۔ پس ہر قسم کی غلطیوں سے پاک کرنے کی دعا بھی اسی کے اندر داخل ہو گئی۔

پھر فتنہ کے دونوں معنوں کا ایک ملاپ بھی اس کے اندر شامل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے خدا! اگر تو نے ہمیں ان کے ظلم کا نشانہ بننے دیا تو ظالم لوگ یہ سمجھیں گے کہ ان کا خدا نہیں ہے۔ ان کا کوئی بھی نہیں ہے۔ ٹھوکر کا مضمون اور ظلم و ستم کا مضمون یہاں اکٹھا ہو گیا۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ دعا بہت ہی موزوں اور برمحل دعا ہے اور خاص طور پر یہ جو ابتلاؤں کا دور ہے اس میں اس دعا کو اس تمام وسعت کے ساتھ پیش نظر رکھتے ہوئے خدا کے حضور مانگنا چاہئے اور اس مضمون میں اگر آپ اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کے حالات کو پیش نظر رکھ لیں یا ان تکالیف کو جن میں سے آپ گزرے ہیں، مختلف جگہ پر مختلف نوعیت کے جو روزمرہ ظلم ہو رہے ہیں ان کو ذہن میں دوہرا لیا کریں تو اس دعا میں بہت درد پیدا ہو جائے گا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے متعلق جب آپ یہ سوچیں کہ کتنے عظیم لوگ تھے۔ کتنے کمزور تھے۔ کتنے خطرناک جابر سے ان کا مقابلہ تھا لیکن بات ہی اس سے شروع کی۔ (-) ہم اللہ پر توکل کرتے ہوئے اب آگے بڑھ رہے ہیں، تو توکل کے مضمون کو کبھی نہ بھلائیں تو دیکھیں اس دعا میں کیسی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہزارہا سال کی یہ دعا مر نہیں سکتی۔ زندہ دعا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ پھر عرض کرتے ہیں (-) اور ہمیں اپنی رحمت کے ذریعے نجات بخش۔

یہاں نجات بخشنے کا جو مضمون ہے غالباً ہجرت کی طرف اشاہ کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہجرت کا حکم ہو چکا تھا اور فرعون ہجرت میں مانع تھا پس (ہمیں نجات دے) سے مراد یہاں ہجرت ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر حضرت شعیب کے پاس پہنچے اور وہاں پناہ لی تو انہوں نے اسی لفظ کے ساتھ آپ کو خوش خبری دی کہ تو ظالموں کی قوم سے نجات پا چکا ہے۔ پس کامیاب ہجرت یہاں مراد ہے تو یہ کہا کہ اے خدا! ان میں ہوتے ہوئے بھی ہمیں ان کے ظلم و ستم سے بچا اور پھر اپنے فضل سے ہمیں ان لوگوں سے کامیاب ہجرت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بھی ریکارڈ کی گئی کہ (اے ہمارے رب ان کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں پر بھی سزا نازل کر پس وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ ایمان نہ لائیں گے) بالعموم انبیاء کی طرف بد دعائیں منسوب نہیں ہوتیں لیکن اگر آپ دو یا تین جگہ جہاں بد دعائیں مذکور ہیں ان کا بغور مطالعہ کریں تو بد دعا کرنے کی حکمت اور اس کا جواز بھی وہیں موجود ہو گا اور مضمون بہت اچھی کھل جاتا ہے۔ (کلام الٰہی) ایک ایسی کامل کتاب ہے کہ شبہ کا کوئی پہلو باقی نہیں رہنے دیتی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دیکھا کہ قوم بار بار انکار کر رہی ہے اور ہر عذاب کے بعد وقتی طور پر توبہ کرتی ہے اور پھر دوبارہ انکار کر دیتی ہے تو یہ دعا کی (-) اے خدا جو قوم اموال کے تکبر میں مبتلا ہو وہ تو ایمان لا ہی نہیں سکتی۔ مالداروں کا اپنا ایک نفسیاتی رنگ ہوا کرتا ہے اور اپنے سے غریب لوگوں کو ہمیشہ وہ تذلیل اور تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا نفسیاتی مطالعہ کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا کہ عذاب تو آئے ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ بار بار نشان دکھائے گئے اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں لیکن آخر یہ کیوں پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور بظاہر ایمان لا کر پھر قدم پیچھے کی طرف ہٹا لیتے ہیں تو یہ سوچتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سوچا کہ اموال کا تکبر ان کو برباد کر رہا ہے۔ (-) ان کے اموال پر حملہ کر۔ ان کے اموال برباد کر دے۔ اور دلوں میں جو انانیت پیدا ہو گئی ہے، اس کی وجہ سے ان کے دلوں پر سختی کر۔ ایسا عذاب ڈال جس سے دل نرم پڑ جائیں۔ (-) یہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب کا منہ نہ دیکھیں۔

اب یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے کوئی نئی بات تو نہیں نکالی اس کے باوجود خدا تعالیٰ کیوں ان لوگوں کو توفیق نہیں عطا فرما رہا تھا۔ اس لئے کہ وہ ایمان لانے کے اہل نہیں رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جب دعاؤں کو قبول کرتا ہے تو دعا اور قبولیت دعا کے دوران ایک بہت ہی گہرا لطیف رشتہ ہوتا ہے جو سطحی مطالعہ سے نظر نہیں آتا مگر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے ایسے لطائف کرتا رہتا ہے اور یہ مضمون (کلام الٰہی) کی دعاؤں اور استجابت دعا کے مضمون میں بہت ہی دلچسپ رنگ میں محفوظ فرمایا گیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ کہا کہ جب عذاب الیم دیکھ لیں گے پھر یہ توبہ کریں گے۔ خدا نے کہا۔ ہاں ہمیں علم ہے کہ کس حد تک عذاب الیم دیکھیں گے تو توبہ کریں گے لیکن دعا قبول کر لی اور بعد میں فرمایا کہ جب ہم فرعون کو غرق کرنے لگے تو اس وقت اس نے کہا (-) اس فرعون نے اس وقت پکارا کہ اب میں ایمان لایا ہوں۔ (-) اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے جس پر بنو اسرائیل ایمان لے آئے ہیں۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا۔ (-) اب ایمان لاتا ہے جبکہ اس سے پہلے تو انکار کر چکا تھا تو مراد یہ ہے کہ انبیاء کی فراست بھی درست۔ وہ یہ صحیح نتیجہ نکالتے ہیں کہ ابھی اور شدت عذاب میں چاہئے اس کے بغیر یہ مانیں گے نہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگ گناہ میں اتنا بڑھ جاتے ہیں کہ جس قسم کا عذاب ان کو منواتا ہے وہ عذاب اس وقت آتا ہے جبکہ حجت تمام ہو چکی ہوتی ہے اور پھر ایمان لانا بیکار ہو جاتا ہے۔ اب دیکھ لو تمہاری دعائیں سن کر ہم نے فرعون کو اس حد تک عذاب دے دیا کہ جس کے نتیجے میں بالآخر اس کا سر جھکا لیکن خدا نے یہ کہا کہ اب تو تیری روح بچنے کا کوئی وقت نہیں رہا، چونکہ جب تک تیری روح خطرے میں تھی تو نے اس وقت تک تو موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے رب کو قبول نہیں کیا اب بدن کا خطرہ ہے تو اب تو کہتا ہے کہ مجھے بچا لے تو فرماتا ہے کہ۔ (ہم تیرے بدن کو بچائیں گے) ٹھیک ہے۔ اب روح کے بچنے کا تو وقت نہیں رہا۔ لیکن تیرے بدن کے بچانے کا وقت ہے۔ ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے اور وہ اس لئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں لائبیریا کے سابق صدر ڈاکٹر ولیم آر ٹالبرٹ کے ساتھ وہاں کی احمدیہ جماعت کے اس وقت کے مربی انچارج مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد' حضرت ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے فرزند مکرم محمود احمد بھٹی صاحب' اور ان کے علاوہ چار اور دوست موجود ہیں۔ صدر مملکت سے ملاقات کے بعد یہ تصویر لی گئی تھی۔ اس میں جیسا کہ کہا گیا ہے۔ صدر مملکت کے علاوہ احمدیہ جماعت کے افراد ہیں۔ جن کی تعداد چھ ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے لائبیریا میں احمدیہ جماعت اپنے نام اور کام کی وجہ سے اتنی مقبول رہی ہے کہ وہاں کے صدر مملکت (جن کے ساتھ یہ تصویر ہے) اور ان سے پہلے ولیم ٹب مین سے اچھے تعلقات رہے ہیں۔ ولیم ٹب مین سے حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ملاقات بھی ہوئی تھی۔ اور ں نے نہایت عزت و تکریم کے ساتھ حضرت صاحب کا استقبال کیا اور بعد میں بھی اپنے نہایت خوش گوار تعلقات اور جذبات کا اظہار کرتا رہا۔ ولیم ٹب مین ایک لمبے عرصے تک لائبیریا کے صدر رہے بلکہ لوگوں کو یہ خیال آنے لگا کہ آخر یہی شخص ایک لمبے عرصے سے صدر مملکت کیوں ہے۔ صحافی ان سے پوچھتے تھے کہ کیا اس ملک میں صرف آپ ہی صدارت کے قابل ہیں۔

ایک دفعہ وہ نائیجیریا تشریف لائے تو نائیجیریا کے صدر مملکت کے ہاں انہوں نے ایک پریس کانفرنس بلائی۔ اس موقعہ پر میں بھی موجود تھا۔ ایک صحافی نے پوچھا کہ آپ کے علاوہ وہاں اور کوئی شخص نہیں ہے جو کوئی دوسری پارٹی بنا سکے اور برسراقتدار آسکے۔ اس کے جواب میں صدر مملکت ولیم ٹب مین نے کہا کہ آپ آجایئے آ کے نئی پارٹی بنایئے اور صدر مملکت بننے کی کوشش کیجئے۔ انہیں اپنی ذات پر اتنا اعتماد تھا کہ وہ جانتے تھے کہ ان کی موجودگی میں لائبیریا میں کوئی دوسرا شخص نہیں ابھر سکتا۔ نہ ان کی کوئی مضبوط مخالف پارٹی بن سکتی ہے۔ نہ کسی ایک فرد کو اتنی اہمیت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ صدارت کے عہدے پر پہنچ جائے۔ ولیم ٹب مین کے بعد ولیم آر ٹالبرٹ صدر بنے لیکن جیسا کہ عام طور ہوتا ہے کسی شخص کے لمبا عرصہ صدر رہنے کے بعد کوئی دوسرا آدمی صدر بنے تو اس پر عام طور پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی مخالفت کے لئے مختلف کونوں کھدروں سے لوگ آگے آنے لگتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جس شخص نے ایک لمبا عرصہ صدارت کی تھی اسے تو مضبوط ہاتھوں سے کام کرنے کا موقعہ ملا اور اس کے خلاف کچھ کرنا آسان بھی نہیں تھا۔ لیکن یہ شخص آیا ہے اس کے ساتھ دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی فوج ہی کے ایک معمولی سے افسر نے ان کی موجودگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ صدارت کے محل میں انہیں گولیوں سے بھون ڈالا اور ان کے تیرہ وزراء کو ساحل سمندر پر کھڑا کر کے گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اور وہیں ساحل سمندر پر ہی ان کی قبریں بنائی گئیں۔ تاکہ یہ واقعہ یاد رکھا جائے۔

اگرچہ ایسا کرنے والا بھی بہت دیر تک آرام کی زندگی بسر نہ کر سکا اور وہ بھی انقلابیوں کے ہاتھوں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا لیکن بہرحال اس نے ایک چھوٹا سا افسر ہونے کے باوجود جو کچھ کیا اس سے ساری دنیا میں اس کا نام نکلا۔ نام کے متعلق کہتے ہیں نا کہ بدنام ہوں گے تو بھلا نام نہ ہو گا۔ جو اس کا نام نکلا وہ تھا بدنامی ہی کے ساتھ۔ لیکن بہرحال ہر طرف یہ تذکرہ ہونے لگا کہ چھوٹے سے افسر نے صدر مملکت اور اس کے تیرہ وزیروں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر خود صدارت سنبھال لی یہ تھے مسٹر ڈاؤو۔

مسٹر ٹالبرٹ جن کے ساتھ چھ احمدی افراد کی تصویر ہے۔ نے ملاقات میں اس بات کا اظہار کیا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدیہ جماعت نہ صرف لائبیریا میں بلکہ دنیا کے بہت سے دوسرے حصوں میں بھی بڑا مفید کام کر رہی ہے۔ مغربی افریقہ بھی ان کے سامنے تھا۔ نائیجیریا غانا' سیرالیون میں احمدی جماعت نے جو تعلیمی اور طبی خدمات سر انجام دی ہیں وہ ان کے لئے کوئی خفیہ راز نہیں تھا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ جماعت انسانیت کی خدمت کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہے۔

چنانچہ لائبیریا میں بھی سکول بھی کھولا گیا اور طبی مرکز بھی۔ مسٹر ٹالبرٹ نے ان تمام چیزوں کی تعریف کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم اپنے قدم پوری طرح جما کر لائبیریا کے باشندوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں۔

مولانا عطاء الکریم شاہد سے وہ خاصے متاثر تھے۔ اور ان کی وجہ سے وہ جانتے تھے کہ جماعت ان کے ساتھ چلتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے حضرت امام جماعت الثالث کا بھی تذکرہ کیا۔ آپ کی بزرگی اور آپ کی ذہانت کے وہ خاص طور پر قائل نظر آتے تھے۔ انہوں نے اس بات کی خواہش بھی کی کہ ان کے لئے اور ان کے ملک کے تمام باشندوں کے لئے حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔ اور ان سے یہ بھی کہا جائے کہ وہ لائبیریا کی طرف مزید توجہ دیں۔ چنانچہ اسی بات کے نتیجہ میں وہاں احمدی سکول کے بعد ایک طبی مرکز بھی کھولا گیا تھا۔ جماعت کی جس بات کا مسٹر ٹالبرٹ پر خاص اثر تھا وہ یہ تھی کہ یہ علمی لوگ ہیں اور انہوں نے علم پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ ہماری جماعت کی طرف سے لائبیریا کے باشندوں کو بیرونی ممالک کے رسائل اور اخبارات مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور یہ بات ان کے لئے ساری دنیا سے واقفیت کا آسان ترین طریق تھا اور اسے وہ سراہتے تھے۔

اس تصویر میں باقی افراد کے نام یہ ہیں۔ مسٹر وانی کیٹا صدر جماعت احمدیہ سان وے۔ چوہدری محمد علی سائنس ٹیچر نصرت جہاں سکول سان وے' آنریبل محمد شریف ممبر ایوان نمائندگان و صدر کمیٹی ایوان نمائندگان برائے امور متفرقہ' ہیری کوتیٹے از سان وے۔

یہ سب دوست اپنے اپنے شعبوں میں متاثر کن کردار ادا کر رہے تھے۔ اور اس بات کے پیش نظر مسٹر ٹالبرٹ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے امانت' دیانت اور سچائی بنیادی باتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کے افراد جہاں بھی ہیں ان خوبیوں سے متصف ہیں اور اسی لئے معاشرے میں ان کی عزت و تکریم کی جاتی ہے اور ہمارے بہت سے نوجوان ان کی طرف دیکھ کر اپنی زندگی کے رخ کو بدل لیتے ہیں۔ اور بہتر انسان بن جاتے ہیں۔ مسٹر ٹالبرٹ نے اس ملاقات کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا کہ ملاقات کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک تصویر ہو جائے۔ چنانچہ یہ تصویر صدارتی محل ہی میں لی گئی۔

Let Words Flow

Is it right
That I keep my lips tight
And dump my thoughts
In the debris of lots
Of corpses of conscientious men
Who knew not where and why and when
A thing has to be said
And how far eloquence has to be led
They dared to speak and they spoke
But something emerged to choke
Their clear and voiceful throat
And there sank their life's boat
No, no
Let words flow
I refuse to seal
My lips that can deal
With silencing of thinking force
I know its source
There my wordy shots will go
And I am sure to show
That the tyrant's sword is brittle
And thoughts expressed, though little by little
Can change the harrowing scene
Whate'er it might mean

باتیں کہی جانے دیں

کیا یہ موزوں ہے کہ میں ہونٹ سی لوں
اور اپنے خیالات کو ان اشخاص کی لاشوں کے ڈھیر میں دفن کر دوں
جنہیں اس بات کا علم نہیں تھا۔ کہ کہاں 'کیوں اور کب کوئی بات کہنی ہے
اور بولنے کی طاقت کو کہاں تک لے کر جانا ہے
انہوں نے بولنے کی جرأت کی
اور بولے
لیکن پھر کوئی ایسی بات ہوئی کہ ان کی آواز رک گئی
ان کا گلا جیسے کہ دبا دیا گیا ہو
اور ان کی زندگی کی کشتی وہیں ڈوب گئی
نہیں 'نہیں
باتیں کہی جانے دیں
میں اپنے ہونٹوں کو سی لینے سے انکار کرتا ہوں
کیونکہ جو عناصر خیالات کو روکنے کا باعث بن سکتے ہیں
میں ان کا مقابلہ کر سکتا ہوں
میں ان عناصر کا ماخذ جانتا ہوں
اور وہیں میرے الفاظ کے تیر جائیں گے
اور یقیناً میں یہ ظاہر کر سکوں گا
کہ ظالم کی تلوار ٹوٹنے والی چیز ہے
اور خیالات اگرچہ تھوڑے تھوڑے کر کے پیش کئے جائیں
دردناک مناظر کو یقیناً بدل سکتے ہیں
آپ اس کا مطلب کچھ ہی لے لیجئے

قضاء و قدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار- لندن

محترم عبدالکریم صاحب ڈار

ہمارے والد عبدالکریم صاحب ڈار کی پیدائش مورخہ ۱۸۹۷-۱۲-۱۵ کو بمقام ننگل شاہو- (امارت چندر کے منگولے) ضلع سیالکوٹ (اب ضلع نارووال) میں ہوئی تھی اور ان کی وفات مورخہ ۸۴-۳-۲۹ کو بمقام لندن انگلستان میں ہوئی تھی-

اصل وطن ان کے دادا مکرم رجب ڈار صاحب کا تعلق کشمیر سے تھا- وہ ڈار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا وطن موضع "زبن" تھا- یہ جگہ سرینگر کے قریب ایک گاؤں ہے- وہ قالینوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور اپنا مال پیدل لاہور لا کر فروخت کیا کرتے تھے- تجارت کے دوران انہوں نے اس مقام ننگل شاہو میں مستقل رہائش اختیار کرلی- دراصل یہ سکھوں کا گاؤں تھا اور ڈار فیملی وہاں آباد ہو گئی تھی- ان کا ایک بیٹا جان محمد ڈار اور دو بیٹیاں تھیں- دونوں بیٹیاں لاہور بیاہی ہوئی تھیں- جان محمد ڈار صاحب کے دو بیٹے تھے ایک ہمارے والد عبدالکریم صاحب ڈار اور ان کے چھوٹے بھائی محمد ابراہیم ڈار صاحب- شروع ۱۹۴۷ء میں ہمارے والد صاحب زبن بھی گئے تھے اور وہاں ایک بہت معمر بزرگ نے جس کی عمر کوئی سو سال کے قریب ہوگی اس بات کی تصدیق کی کہ رجب ڈار نام ایک آدمی جو اس گاؤں میں رہتے تھے تجارت کے سلسلہ میں پنجاب جایا کرتے تھے پھر وہاں ہی آباد ہو گئے- ہمارے والد صاحب نے مقامی حکام سے مزید تصدیق کرنی چاہی مگر انہوں نے یہ کہہ کر تعاون کرنے سے انکار کر دیا کہ پنجاب سے لوگ اپنا شجرہ نسب نکلوا کر یہاں جائیداد سے حصہ مانگتے ہیں-

تعلیم ان کی تعلیم بہت کم تھی مگر اخبار کا مطالعہ آسانی سے کر لیتے تھے نیز اردو میں معمولی خط و کتابت بھی کر سکتے تھے-

شادی ۱۹۱۳ء میں ان کی شادی محترمہ برکت بی بی صاحبہ (۵۷-۹-۲۴ - ۱۹۰۴-۱-۱۰) جو موضع میرووال (اس وقت ضلع شیخوپورہ) کی رہنے والی تھیں اور اس وقت ان کی عمر ۱۶/۱۷ سال کے قریب تھی سے ہوئی-

ملازمت شروع شروع میں اپنے والد کے ساتھ گاؤں میں کاشتکاری کرتے رہے اور کچھ عرصہ کے بعد لاہور ریلوے ورکشاپ میں ملازمت اختیار کر لی اور ان کو اس وقت ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ملا کرتی تھی- خود لاہور کام کرتے اور وہاں ہی رہتے تھے مگر ان کی بیوی گاؤں میں رہتی تھی اور جب بھی رخصت ملتی گاؤں کا چکر لگا لیتے- ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم اول شروع ہو گئی- اپنے مالی حالات کے پیش نظر ۱۹۱۷ء میں فوج میں بھرتی ہونے کا فیصلہ کر لیا- اس خیال سے کہ ان کے والدین اور دیگر عزیز ان کا ملک سے باہر جانا پسند نہیں کریں گے اور ہر طرح روک پیدا کرنے کی کوشش کریں گے- وہ بغیر کسی کو اطلاع دیئے فوج میں بھرتی ہو گئے اور ایک دن غیر معمولی طور پر گاؤں آ گئے- ہماری والدہ اور دیگر عزیزوں نے ان کے اچانک آ جانے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے ٹال مٹول کر دی- بہرحال واپس لاہور آ کر دوسرے فوجیوں کے ہمراہ بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے- ان کی بھرتی دراصل بغداد جانے کے لئے تھی مگر بمبئی آ کر انہیں مشرقی افریقہ کے گروپ میں ٹرانسفر کر دیا گیا- یہ تبدیلی بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوئی بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز ممباسہ جو کینیا کی بندرگاہ ہے وہاں آ گئے یہاں آ کر ان کی تعیناتی بمقام ٹانگا ہوئی- یہ جگہ ٹانگانیکا میں ہے- ٹانگانیکا پہلے جرمن نو آبادی تھی مگر اس جنگ میں یہ ملک انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا تھا- ۱۹۱۸ء میں جنگ ختم ہو گئی اور حکومت کو ہنر مند آدمیوں کی سخت ضرورت تھی اور ملٹری سے فارغ ہونے والوں کو ڈبل تنخواہ دے کر سول میں رکھ رہے تھے- سو اس طرح ہمارے والد صاحب نے مورخہ ۱۹۱۷-۸-۱۷ کو ٹانگا ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی- اس طرح ان کی تنخواہ غالباً ساٹھ روپے ماہوار ہو گئی- اس وقت ہمارے والد صاحب نے بیعت نہیں کی تھی اور نہ ہی شہر ٹانگا میں کوئی احمدی تھا- کیونکہ جماعت کا عام چرچا ہو رہا تھا اس لئے احمدیت کے متعلق تھوڑا بہت علم ضرور تھا- ان کی ریٹائرمنٹ ۱۹۴۵ء-۷-۱ کو ہوئی- (۱۹۴۵-۷-۱-۱۹۱۷-۸-۱۷)

احمدیت سے روشناسی جنگ حال میں ختم ہوئی تھی اور حکومت کو ملکی نظام چلانے کے لئے ہنرمند اور پڑھے لکھے لوگوں کی سخت ضرورت تھی چنانچہ درمیانہ درجہ کے تمام افسران ایشیائی تھے ان میں سے کچھ تو وہ تھے جنہیں ملٹری سے تبدیل کر کے سول میں لے لیا گیا تھا اور وہ بھی جو براہ راست ہندوستان سے بھرتی کر کے لائے گئے تھے- ان میں زیادہ لوگ پنجاب سے تھے- کیونکہ احمدیت کا چرچا عام ہو رہا تھا اس لئے وہاں بھی خاص کر پنجابی طبقہ میں احمدیت کی باتیں ہوتی رہتی تھیں- اس طرح ہمارے والد صاحب نے بھی احمدیت کے متعلق تحقیق شروع کر دی مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے- اس اثناء میں ۱۹۲۱ء کے آخر میں جب وہ اپنی رخصت گزارنے ہندوستان جا رہے تھے اتفاقاً ان کی ملاقات ایک احمدی سٹیشن ماسٹر بابو عبداللہ خان صاحب آف مالو کے بھگت (نزد بدوملہی) ضلع سیالکوٹ سے ہو گئی- یہ دوست ٹانگا سے کوئی ۱۵۰ میل دور Mombo سٹیشن کے سٹیشن ماسٹر تھے- ایک طرف بابو عبداللہ خان صاحب نے انہیں احمدیت کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی ہمارے والد صاحب نے دعا کرنی شروع کر دی- چنانچہ ایک رویاء کی بناء پر ۱۹۲۴ء میں پہلے بذریعہ خط اور ۱۹۲۵ء میں ذاتی طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے-

(۴۵-۷-۱-۱۹۱۷-۸-۱۷) یعنی اپنی ۲۸ سالہ نوکری کے دوران ہمارے والد صاحب ہمیشہ ٹانگا رہے- مگر ۱۹۳۵ء میں ایک سال کے لئے ان کی تبدیلی دارالسلام ہوئی تھی- اس عرصہ میں ٹانگا میں وقتاً فوقتاً اور احمدی احباب بھی آتے رہے- ۲۸-۱۹۲۷ء میں وہاں دوسرے احمدی محمد یوسف صاحب پوسٹ ماسٹر وہاں چند ماہ متعین رہے- اس کے بعد ۲۹-۱۹۲۷ء کو بابو محمد ایوب صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان وہاں آئے ان کی آمد سے وہاں دو خاندان ہو گئے اور عبادات جماعت کے ساتھ ادا ہونی شروع ہو گئیں-

اسی اثناء میں مستریوں کا فتنہ اٹھا تھا اور وہاں بھی احمدیوں کی مخالفت ہوئی مگر شدید قسم کی نہیں تھی- ۱۹۲۹ء میں بابو محمد ایوب صاحب ریٹائر ہو کر قادیان چلے گئے اور ہمارے والد صاحب پھر اکیلے رہ گئے- ۱۹۳۴ء میں فتنہ احرار شروع ہو گیا جس کی وجہ سے جس طرح اور جگہوں پر سخت مخالفت شروع ہو گئی اسی طرح ٹانگا میں بھی ہمارے والد صاحب کی سخت مخالفت ہوئی- وہ وہاں اکیلے تھے ان کی فیملی قادیان میں جا چکی تھی تا بچے تعلیم حاصل کر سکیں- ان کا ہر طرح سے مکمل بائیکاٹ تھا کسی کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں تھی- وہ صبح کام پر جاتے اور شام ۴ بجے واپس آ جاتے مگر چند نیک فطرت لوگ ان کو گئی رات گھر پر آ کر ملتے اور مخالفوں کے منصوبوں سے مطلع کرتے رہے- ان میں مستری برکت علی صاحب- نور الدین صاحب- اور ان کے لڑکے نور الٰہی صاحب تھے جو سب ریلوے میں ملازم تھے- مخالفوں نے مقامی دوکانداروں سے مل کر کہا کہ وہ ہمارے والد صاحب کو خورد و نوش کی اشیاء مہیا نہ کیا کریں مگر ان لوگوں نے جو ہندو یا اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے انکار کر دیا- بہرحال مخالفت روز بروز بڑھتی گئی-

مخالفین نے جلسہ کر کے ایک وفد ہمارے والد صاحب کے پاس بھیجا اور کہا کہ اگر آپ احمدیت ترک کر دیں تو ہم سب آپ کو ایک ماہ کی تنخواہ دیں گے- والد صاحب نے ان کی اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ میرا ایمان مجھ کو ہر چیز سے پیارا ہے- مجھے تمہاری تنخواہوں کی کوئی ضرورت نہیں-

۱۹۳۸ء میں دو اور احمدی ٹانگا آ گئے- ایک مکرم چوہدری محمد دین صاحب جو محکمہ پولیس میں چیف انسپکٹر تھے- مگر جلد ان کا تبادلہ دوسری جگہ ہو گیا- دوسرے مکرم مختار احمد صاحب ایاز جو محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر آئے- ایاز صاحب نہایت مخلص داعی الی اللہ تھے- اب وہاں دو احمدی ہو گئے اور یہ دونوں اکٹھے ایک مکان میں رہتے تھے- ان کا مکان ایک قسم کا مشن ہاؤس بن گیا اور جماعت کی سرگرمیوں کا مرکز ہو گیا- یہاں عبادت باجماعت ہوتی تھی اور مذہبی مسائل بھی زیر بحث آتے اس کے نتیجہ میں مخالفت بہت بڑھ گئی- ان دونوں کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا- بہرحال ان میں چند نیک فطرت آدمی بھی تھے جو والد صاحب کو مخالفین کے ارادوں سے آگاہ کرتے رہتے تھے-

ایک دن ان مخالفین نے والد صاحب اور ایاز صاحب کو کسی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی اس رات بہت دیر کے بعد ان میں سے ایک دوست میرے والد صاحب کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ دراصل یہ کوئی تقریب نہیں- اس بہانہ سے مخالفین انہیں ایک مجلس میں بلا رہے ہیں تا اس میں کسی طرح کوئی جھگڑا پیدا کر کے ان دونوں کو قتل کر دیا جائے- چنانچہ والد صاحب اور ایاز صاحب اس تقریب میں نہ شامل ہوئے اور مخالفین کے ارادے خاک میں مل گئے-

دشمنوں سے نیک سلوک ان مخالفین میں سے ایک آدمی ان پڑھ مگر سخت مخالف تھے- مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا کرتے تھے- دوران جنگ یہ بھی جرمنوں کا پراپیگنڈہ کرنے کے الزام میں گرفتار ہو کر ملک کے ایک کونہ میں نظر بند ہو گئے- جنگ کے اختتام پر ان لوگوں کو رہا کر دیا گیا اور انہیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو سرکاری خرچ پر بال بچوں سمیت ہندوستان جا سکتے ہیں- جب ہمارے والد صاحب کو پتہ چلا کہ یہ شخص بھی واپس جانا چاہتا ہے- تو ایک شام اچانک اس کے گھر دستک دی- اس کی بیوی جو نیک فطرت خاتون تھیں نے دروازہ کھولا تو ہمارے والد صاحب کو دیکھ کر سخت حیران ہوئیں- والد صاحب کو اندر بلا لیا- والد صاحب نے دونوں میاں بیوی کو بلا کر کہا دیکھو تم میرے سخت مخالف ہو مگر تمہیں انسانی ہمدردی کے طور پر مشورہ دیتا ہوں کہ ہندوستان واپس نہ جانا- تمہارے بہت سے بچے ہیں اول تم وہاں ویسے خوار ہو گے اور ہر شام پولیس والے تمہیں چیک کرنے آیا کریں گے- تم یہاں رہ کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالو- اس پر اس کی بیوی بہت خوش

باقی صفحہ ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب (لندن) برادر ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل لارئیٹ اپنے خط محررہ ۱۹- اپریل ۱۹۹۵ء میں لکھتے ہیں:-

کافی عرصہ سے آپ کو خط لکھنے کا سوچ رہا تھا- لیکن کل شام کو بی- بی- سی- ٹیلیوژن پر پروگرام (-) دیکھا تو رہا نہ گیا- خط لکھنے بیٹھ گیا شام ساڑھے سات بجے سے آٹھ بجے تک پیک پیریڈ میں دکھایا گیا- اس میں زیادہ حصہ آپ کے کردار کا تھا کہ آپ نے کتنی بہادری سے جماعت احمدیہ کے سارے مسئلوں پر احسن طریق سے روشنی ڈالی- آپ کے لئے دل سے دعا نکلی کہ مکرمی برادر نسیم سیفی صاحب ۷۸ سال کی عمر میں میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مختلف سوالات کا پروقار اور احسن طریق سے جواب دے رہے ہیں- آپ کو اس پروگرام میں دیکھ کر بڑا رشک آیا- اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول کرے اور جزائے خیر دے- اور آپ کو دین و دنیا کی عظمتوں سے نوازے- آمین-

اس نصف گھنٹے کے پروگرام میں مختلف مذاہب کی اقلیتوں کو عام مسلمان لوگوں اور علماء کا نشانہ بناتے ہوئے دکھایا گیا- اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کا ذکر بھی چل نکلا- جس میں قبلہ نسیم سیفی صاحب آپ کی زندگی اور مذہبی قربانیوں کا ذکر تھا- کہ ۷۸ سال کا آدمی کتنی ہمت کر رہا ہے- اخبار الفضل کے دفاتر دکھائے گئے- اخبار کے سٹاف کو کام کرتے دکھایا گیا- آپ کا انٹرویو دکھایا گیا کہ آپ کو کتنی مشکلات کا سامنا ہے اور کس طرح اور کن باتوں کے کرنے سے آپ کو جیل خانہ جانا پڑتا ہے- آپ "حضور" کا لفظ استعمال نہیں کرسکتے- اس کی وجہ بتائی گئی-

پھر بہشتی مقبرہ کا ذکر آیا اور مختلف آرام گاہوں سے چیدہ چیدہ الفاظ مٹا دئے گئے ہیں- بہشتی مقبرہ میں آپ کو دعا کرتے دکھایا گیا- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر دکھا کر احمدیت کو انٹروڈیوس کیا گیا- مکرمی مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو عبادت کرواتے دکھایا گیا- بیت مبارک اور بیت اقصیٰ کو دکھایا گیا اور عبادت گذاروں کو دکھلایا گیا-

پھر پاکستانی پاسپورٹوں کے فارموں پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نبی نہ ماننے کا ذکر آیا- پھر ایک احمدی کے قتل کا ذکر آیا اور کس بری طرح اس کی نعش کی بے حرمتی کی گئی- بچوں اور عورتوں کو روتے ہوئے دکھایا گیا- پھر سندھ کے ایک عالم دین کا ذکر کیا گیا کہ وہ احمدیوں سے کیا چاہتے ہیں کہ احمدیت کو چھوڑ دیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو برا بھلا کہیں- پھر دوسرے (-) مولویوں کا احمدیت کے خلاف رد عمل کا اظہار کیا گیا- اس پروگرام کو دیکھ کر کافی وقت کے لئے دماغ میں مختلف قسم کے خیالات آتے رہے..........-

مجھے خوشی اس امر کی ہے کہ آپ کے وجود سے احمدیت کو سارے انگلستان میں انٹروڈیوس کیا گیا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کے غلاموں کا چرچا ہوا-

---

مکرم مولانا محمد منور صاحب ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

محترم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ-

۲۹- اپریل ۱۹۹۵ء کے الفضل میں مکرم سعید احمد جسوال صاحب کے اعزاز میں ایک عشائیہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے- اس میں لکھا ہے کہ سعید جسوال صاحب جسوال برادران کے بڑے بھائی ہیں-

اصل میں سعید احمد صاحب کا نمبر دوسرا ہے- بڑے بھائی کا نام محمود احمد صاحب ہے- جو گذشتہ دنوں اپنے بہنوئی کے ہمراہ ربوہ تشریف لائے تھے- تیسرے نمبر پر محمد احمد صاحب اور چوتھے نمبر پر وسیم احمد صاحب ہیں- ان کی ایک ہمشیرہ ہیں- جن کے میاں بھی احمدیہ ٹی وی کے کام میں شریک ہیں- یہ پانچوں بھائی جسوال برادران کہلاتے ہیں اور دن رات بڑی لگن سے احمدیہ ٹی وی کے لئے اعزازی خدمات بجالا رہے ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں بے شمار اجر سے نوازے-

---

بقیہ صفحہ ۵

ہوئی اور والد صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کیا- اس شخص نے والد صاحب کی بات مان لی جس کی وجہ سے وہ وہیں رہ گیا اسے ملازمت مل گئی اور اس کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر گئے- یہ دوست بعد میں مشرقی افریقہ کے دوستوں کے ہمراہ انگلستان آ گئے اور انہیں آرام کی زندگی میسر ہوئی- یہ تھا ان کا دشمنوں سے سلوک-

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے قادیان مستقل رہائش اختیار کرلی جہاں ان کے بچے تا حال تعلیم حاصل کر رہے تھے مگر اس کے چند سال بعد ملک کا بٹوارہ ہو گیا تو باقی احمدیوں کے ساتھ نقل مکانی کر کے پاکستان آ گئے- یہاں انہیں سیالکوٹ میں علامہ اقبال چوک جسے پہلے گنڈا سنگھ کا چوک کہا جاتا تھا بائیسکلوں کی ایک دوکان الاٹ ہو گئی اور وہاں باوجود اس کے کہ سارا عرصہ ریلوے کی ملازمت میں رہے کاروبار میں مشغول ہو گئے- اس دوکان کا نام "ایسٹرن سائیکل کمپنی" رکھا گیا- کئی سال دوکان کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں اپنے کام میں بہت برکت دی-

۵-۹-۱۹۷۶ء میں جب اپنے بچوں کی تعلیم شادیوں اور دیگر ذمہ داریوں سے فارغ ہو گئے تو ہمارے پاس انگلستان آکر مستقل رہائش اختیار کرلی- جہاں ۲۹-۳-۱۹۸۴ء کو ان کی وفات ہو گئی- وہ موصی تھے اس لئے ان کی خواہش کے مطابق ان کی نعش ربوہ لیجائی گئی جہاں وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ۸۷ سال کی عمر عطا کی-

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں بہت باقاعدہ تھے ہر مالی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ملی جماعت کے اخبارات خاص کر الفضل باقاعدہ منگواتے خود بھی پڑھتے اور دیگر دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتے- اپنے بچوں کی تربیت کے متعلق ہمیشہ فکرمند رہتے اور بہت محنت کرکے ان کی تربیت کرتے- غریب اور بیوگان کے لئے ایک فنڈ کھول رکھا تھا جس میں خود اور ان کے بچے رقم بھجواتے رہتے- اس طرح اپنے گاؤں کے غریب رشتہ داروں اور دوسرے مستحقین کی ہمیشہ مدد کرتے حضرت امام جماعت کو دعا کے لئے باقاعدہ خط لکھتے تھے- اور اپنے بچوں کو امامت سے وابستگی کی ہدایت کرتے رہتے-

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو بلند درجات عطا کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے-

---

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۹- اپریل ۱۹۶۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY APRIL 19, 1963

the TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

CHALLENGE TO CHURCH
6D. PER COPY
5/- PER DOZEN
order your c pies from
THE ..LITERATURE
(Ahmadiyya Bookshop)
45, Idumagbo Avenue,
P. O. Box 418, Lagos.

PRICE ONE PENNY

GOD NOT ONLY ACCEPTS PRAYERS BUT ALSO ANSWERS THEM

BY
B. A. RAFIQ
ASSISTANT IMAM, AHMADIYYA LONDON

"And when my servants ask thee about Me say, I am near, I answer the prayer of the supplicant when he prays to Me so they should hear My call and believe in Me, that they may follow the right path." (Baqra verse 186.)

مکرم مولانا بشیر احمد خان رفیق صاحب اسسٹنٹ امام بیت الفضل لندن (۱۹۶۳ء)

کا مضمون زیر عنوان: اللہ نہ صرف دعائیں سنتا ہے بلکہ ان کا جواب بھی دیتا ہے

بقیہ صفحہ ۳

بچائیں گے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے یہ عبرت کا نشان بن جائے-

حضرت موسیٰ کی دعا کے نتیجے میں پیش آنے والے اس واقعہ سے متعلق تاریخ میں بہت سا ابہام موجود ہے- بالعموم (لوگ) یہ یقین رکھتے ہیں کہ فرعون وہیں اس وقت غرق ہو گیا تھا اور بچا نہیں بلکہ صرف اس کا جسم بچا تھا اور تاریخ سے جہاں تک میں نے چھان بین کی ہے ایسی قطعی کوئی شہادت نہیں مل سکی کہ یہ فرعون جس کا ذکر چل رہا ہے یہ غرق ہو گیا تھا کیونکہ جو ممی (Mummy) ملی ہے وہ ہے تو اسی فرعون کی- اس کے ساتھ ایسا واقعہ تو ضرور پیش آیا ہے مگر یہ قطعی شہادت نہیں ہے کہ وہ غرق ہو کر مرا تھا- اس لئے آئندہ مزید تحقیق ہمیں بتائے گی کہ اصل واقعہ کیا ہوا- پھر اس آیت کی صحیح (تشریح) ہمارے سامنے آئے گی کہ (ہم تیرے بدن کو بچائیں گے) سے کیا خدا تعالیٰ کی یہ مراد تھی کہ ہم تیرے بدن کو آج بچائیں گے تیری روح پھر بھی نہیں بچے گی- تو پھر واپس لوٹے گا اور تیرا بدن دنیا کے لئے آئندہ عبرت کے لئے محفوظ کیا جائے گا اور دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم تجھے غرق تو کردیں گے لیکن تیری لاش کو بچائیں گے اور تیری لاش بعد میں دنیا کے لئے عبرت کا نشان بنے گی تو دونوں صورتوں میں یہ بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے 'ابھی اس کا ایک پہلو تشنہ تحقیق ہے-

(ذوق عبادت و آداب دعا ص ۲۳۱'۲۳۶)

○ عمومی تعلیم میں واقفین (نو) بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھانا چاہئے- اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہئے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مہارت" کا ایک اداریہ

ہفت روزہ مہارت لاہور ۲۲ تا ۳۰- اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں اداریہ کے طور پر لکھتا ہے:-

احمدیت-ڈش انٹینا اور اظہار غم وغصہ

پچھلے دنوں جماعت احمدیہ کے حوالے سے ایک خبر نظروں سے گذری اور معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے امیر کا خطبہ ٹیلیوژن پر دکھانے کا اہتمام کرنے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعہ ایسے احمدی حضرات کو (جن کی مالی حالت بہتر نہیں ہے) ڈش انٹینا اور ٹیلیوژن سستے داموں دئے جائیں گے۔ تاکہ وہ اپنے گھروں پر اپنی جماعت کے سربراہ کا خطاب دیکھ اور سن سکیں۔ اس خبر کے ذریعہ ہی معلوم ہوا کہ ایسے اقدامات کرنے پر علمائے کرام نے کافی غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور احمدیوں کی ان سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔

احمدیوں کو ۷- ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے علمائے کرام کے مطالبہ کے بعد متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے رکھا ہے۔ جس کے بعد سے اس جماعت کے افراد پاکستان میں غیر مسلم اقلیت کے طور پر زندگی گذار رہے ہیں۔ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد بہرحال ان کو یہ تو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ خود کو پاکستان میں مسلمان کہلوائیں۔ اور نہ ہی انہیں یہ حق ملتا ہے کہ وہ اپنے طرز زندگی کو بحیثیت مسلمان اختیار کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہمیں بھی یہ کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اگر وہ اپنی جماعت میں اتحاد و اتفاق اور اس کی تنظیم کے لئے اقدامات کرتے ہیں تو ان پر بے جا تنقید کے ذریعے ان کا ناطقہ بند کر دیں اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام اس معاملہ پر محض تنقید برائے تنقید کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور خاص طور پر جب بھی اس جماعت کی طرف سے قابل تقلید قسم کی کوئی خبر سامنے آتی ہے تو اس کی زبردست مخالفت کی جاتی ہے۔ جبکہ ہونا یوں چاہئے کہ اگر وہ لوگ کوئی بہتر اقدام کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ہم بھی اپنے اندر ان سے بہتر اقدام کریں تاکہ ان کی کارکردگی صفر ہو کر رہ جائے۔ لیکن ہوتا بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہم اپنے اعمال وکردار میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے۔ اور دوسروں پر تنقید اور لعنت وملامت کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔

اور بڑے ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں غیر مسلم قوتیں طاقت پکڑتی جا رہی ہیں۔ اور یہ صرف واویلا کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ جیسے حال ہی میں ڈش کے حوالے سے شائع ہونے والی خبر پر بلاجواز تبصروں کے ذریعے پراپیگنڈہ کیا گیا۔ حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ اگر احمدیوں نے بین الاقوامی سطح پر ٹیلیوژن کانیٹ ورک شروع کیا ہے تو ہم بھی متفقہ طور پر ایسے ہی کسی قدم کے اٹھانے کا اعلان کر دیتے۔ لیکن وائے افسوس کہ ہمیں شیعہ 'سنی' وہابی 'بریلوی' کے چکر ہی سے نجات نہیں مل رہی۔ ہم احمدیوں کا سدباب کیسے کریں گے۔ بلکہ ہو یہ رہا ہے کہ اگر وہ اپنے حوالے سے کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو ان پر بے مقصد تنقید کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اس حوالے سے اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ جو بھی اس رجحان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے اس کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اکثر و بیشتر مہارت کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔

بہرحال ہم ایک مسلمان اور غیر جانب دار رائے کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اپنے علمائے کرام سے صرف اتنی گذارش کریں گے کہ دوسرے کے اچھے کاموں پر بُری تنقید کی بجائے اپنی اچھائیوں کو بہتر بنانے کے لئے خود احتسابی کی عادت اپنائیں کیونکہ دنیا میں ترقی کرنے کے لئے یہی کامیاب ترین راستہ ہے۔ واضح رہے کہ اسلام صرف پاکستان ہی کا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ پوری دنیا کے لئے ہے اور اس کے پیروکار بھی دنیا بھر میں موجود ہیں۔ لہٰذا اس کی ترقی کے لئے عالمی و آفاقی سوچ ناگزیر ہے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ مکرم محمد عبد اللہ قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد صاحب قریشی)

مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی ابن مکرم شیخ محمد صاحب قریشی ساکن مکان نمبر ۱۸/ ۴۴ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم بقضائے الٰہی ۱۹۶۰ء میں وفات پا گئے تھے۔ لہٰذا پلاٹ نمبر ۱۵/ ۲۵ واقع محلہ دار الیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ دس مرلے تھا۔ جو ان کے ورثا کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم محمد عبد اللہ قریشی صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم عطاء اللہ قریشی صاحب (بیٹا) وفات ۱۹۷۷ء
۳۔ عبد الغنی قریشی صاحب (بیٹا)

مکرم عطاء اللہ قریشی صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم انعام اللہ قریشی صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم سعید احمد خالد صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ رفعت محمود صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرم خالدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۷۔ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضا میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بانڈ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (نگران امداد طلباء)

ضرورت معلمین

○ نظارت ہذا کو چند انصار اصحاب کی بطور معلم ضرورت ہے جو عبادت کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے مسائل سے واقف اور آگاہ ہوں اور جن کی کم از کم میٹرک تعلیم ہو۔ ایسے احباب اپنے حلقہ کے امیر صاحب / صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد- ربوہ)

طلباء کیلئے سمر کیمپ

○ نصرت جہاں انٹر کالج میں یکم جون سے ۳- اگست ۹۵ء تک سمر کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ جس میں انگلش 'ریاضی 'بیالوجی 'فزکس اور کیمسٹری کے مضامین 'فرسٹ ایئر کا کورس پڑھایا جائے گا۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے کے بعد کسی بھی کالج میں داخلہ لینے والے طلباء یا کسی بھی کالج میں فرسٹ ایئر تک مکمل کر لینے کے بعد کورس کی دہرائی کے خواہش مند طلباء اس کیمپ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نوٹ- رجسٹریشن کے لئے ۲۵- مئی ۹۵ء تک دفتر سے رابطہ کر لیں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

کر لیا۔ ہماری طاقت زیادہ ہے یہ کچھ بھی ہمارا بگاڑ نہیں سکا۔ وہ دنیا کی زندگی کے چند دن اس کی جائیداد کھاتے ہیں اور بظاہر مزے اڑا رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اگر آپ ان کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو وہ مزے دنیا کی ظاہری آنکھ کے مزے ہیں۔ لیکن کرتے کیا ہیں۔ وہ اپنی چھری لوگوں سے روکنے کی بجائے ناجائز ان کی گردنوں پر چھریاں پھیر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے مغفرت کا سلوک ہو کیسے سکتا ہے؟ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ تم اپنا حق تو نہ چھوڑو خدا کی خاطر اور لوگوں کے حق غصب کرو بے پرواہی کرتے ہوئے اپنے رب سے اور پھر توقع یہ رکھو کہ جو تم نے خدا کے حق مارے ہوئے ہیں جب خدا کے حضور حاضر ہو گے تو وہ اپنے حق تمہیں چھوڑ دے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا (کلام الٰہی) کا سارا نظام ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ یہ بات جھوٹی 'یہ تصور جھوٹا ہے۔ دنیا میں جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جائے گا۔ جو خدا کی خاطر مغفرت کرتا ہے اس سے مغفرت کی جائے گی۔ جو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حقوق ادا فرمائے گا۔ اپنی جنت بنانی یا بگاڑنی ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اس نظام کے بعد فضل کا دور شروع ہوتا ہے جو ان عارضی چیزوں کو بے انتہاء وسعتیں عطا فرماتا ہے اور دنیا میں بھی لامتناہی کر دیتا ہے مگر اس سے پہلے نہیں پہلے انسان خود اپنے اعمال سے ان جنتوں کا حقدار بنتا ہے پھر اس کو بڑی وسعت کے ساتھ یہ جنتیں عطا ہوتی ہیں۔

(از خطبہ ۱۲-۱۱-۸۲)

گمشدہ لائسنس

○ ایک عدد ڈرائیونگ لائسنس بنام خلیل احمد ولد علی محمد صاحب مورخہ یکم مئی ۹۵ء کی شام کو ریلوے اسٹیشن کے قریب گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملے دفتر صدر عمومی صاحب میں پہنچا دیں۔

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس مد میں عطیات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 6- مئی-1995ء
گرمی میں شدت آگئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پنجاب نے نیا بلدیاتی آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ اس کے تحت شہروں میں محلہ کونسل یا وارڈ کونسل قائم کی جائے گی۔ دیہی علاقوں میں اسے ویلج کونسل کہا جائے گا۔ انتخابات دو مرحلوں میں ہوں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بتائیں کہ شملہ میں کیا معاہدہ ہوا تھا۔ یاد رہے کہ ایک بھارتی لیڈر نے کہا تھا کہ شملہ میں ذوالفقار علی بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر جو انڈر سٹینڈنگ ہوئی اس کے مطابق کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے۔ اور یہ کہ بینظیر کو اس کا علم ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ انہیں ایران پر امریکی پابندیوں کے اعلان سے دکھ ہوا ہے۔ انہوں نے بی بی سی کو بتایا کہ پاکستان ایران کو دہشت گردی کا حامی ملک تصور نہیں کرتا۔

○ کراچی میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات سے دو۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پنجاب کے گورنر الطاف حسین نے کہا ہے کہ پنجاب سے بدامنی اور بنیاد پرستی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اپوزیشن کے پاس اختلافات کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان کی صورت حال بہتر ہے۔ پنجاب میں مخلوط حکومت کا تجربہ کامیابی سے چل رہا ہے لیکن مستقبل کا کچھ پتہ نہیں۔

○ پی ایل او اسرائیل کے درمیان خود مختار علاقے میں فوج کی تعیناتی اور فلسطینی کونسل کے انتخابات سمیت کئی مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ فلسطینی کونسل کے ارکان کی تعداد ابھی تک معین نہیں کی گئی۔ اس معاہدے پر کئی ماہ سے تنازعات چلے رہے تھے۔

○ فرانس کے صدارتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں ۷۔ مئی کو ووٹنگ ہو گی۔ پہلے مرحلے میں جو دو امیدوار اکثریت حاصل کر سکے ہیں ان میں ایک پیرس کے میئر مسٹر جیکوئس شیراک اور سوشلسٹ امیدوار لیونل جوسپنش ہیں۔ ۴ کروڑ ووٹرز ووٹ ڈالیں گے۔ دونوں امیدواروں میں سخت مقابلے کی توقع ہے۔ موجودہ صدر متراں دوبارہ انتخاب نہیں لڑ رہے۔

○ برطانیہ کے علاقوں ویلز اور سکاٹ لینڈ میں بلدیاتی انتخابات میں حکمران کنزرویٹو پارٹی کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس شکست سے وزیر اعظم جان میجر کی حکومت کو سخت خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کے بلدیاتی انتخابات میں ۳۰ سال کے بعد اپوزیشن لیبر پارٹی نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ٹیکسوں میں حالیہ اضافے اور تعلیم و صحت کے اخراجات میں کمی نے جان میجر کو انتہائی غیر مقبول بنا دیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی اپنی پالیسیاں تبدیل کر کے نئے عام انتخابات کی تیاریاں کرے گی۔

○ کل جماعتی حریت کانفرنس نے مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کو مسترد کر دیا ہے۔ نئی دہلی میں حریت کانفرنس کے چیئرمین میر واعظ مولوی فاروق نے کہا کہ اس مسئلہ کا حل یہ انتخابات نہیں ہیں کشمیر کے مسئلہ کا پر امن حل چاہئے اس کے بغیر جنوبی ایشیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

○ چیچنیا کے شہر گروزنی میں روسی فوجوں اور چیچن جانبازوں کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ چیچن افواج نے ایک روسی ہوائی جہاز کو مار گرایا ہے۔ چیچن افواج نے الزام لگایا ہے کہ جنگ بندی کے اعلان کے باوجود روسی افواج نے کئی قصبوں پر میزائیلوں سے حملے کئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق روسی فوج نے جنوبی پہاڑوں میں چیچن افواج کے ٹھکانوں پر سخت بمباری کی ہے۔

○ کروشیا کی حکومت نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ ان کے فوجی مغربی سلوینیہ کے علاقے میں گرفتار شدہ سول اور فوجیوں سے برا سلوک کر رہے ہیں۔ کروشیائی حکام نے کہا ہے کہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد اطلاعات ہیں۔ کروشیائی حکام گرفتار شدگان سے اچھا سلوک کر رہے ہیں۔

○ شام کے صدر حافظ الاسد نے کہا کہ وہ امن کے لئے اسرائیل کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں لیکن اسرائیل اس میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ علاقے کے تمام فریقوں کو حق ملے اور انصاف ہو۔

○ کراچی کے امریکی قونصل خانہ نے پاکستانیوں کو ویزا کا اجراء بند کر دیا ہے سندھ سے نان امیگرنٹ ویزا درخواستوں کی چھان بین لاہور میں اور بلوچستان کی درخواستوں کا تصفیہ اسلام آباد میں ہو گا۔

○ پنجاب کے وزیر بلدیات سید ناظم حسین شاہ نے کہا ہے کہ مولوی کلاشنکوف سے اسلام پھیلانا چاہتا ہے۔ مولوی خود مرغ کھاتا ہے اور طالب علم کو روٹی مانگنے بھیج دیتا ہے۔ اور اس ناانصافی کے باوجود منبر پر بیٹھ کر تبلیغ کرتا ہے۔

○ وزیر اعظم کی سیکرٹری مس ناہید خان نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے زوال کے ذمہ دار کارکن ہیں۔ بیشتر لیڈر کارکنوں کے نام پر قیادت کو بلیک میل کرتے ہیں۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر نے کہا کہ اجتماعی غلطیوں کی وجہ سے ہم مسلسل خسارے میں جا رہے ہیں۔

○ بھارتی خفیہ ایجنسی نے رپورٹ دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال انتخابات کے قابل نہیں۔ فوج اور جموں و کشمیر انتظامیہ کے افسر "علیحدگی پسندوں" سے رابطہ کئے ہوئے ہیں اور مالی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ فوجی دستے مسلح عسکریت پسندوں کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس لئے فی الحال انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔

○ واپڈا اور پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین نے ۲۴۔ مئی سے ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو ایوان صدر، پرائم منسٹر ہاؤس، گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی قیام گاہوں سمیت سرکاری عمارتوں کی بجلی بند کر دیں گے۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کی منفی سیاست کے باعث ابھی مسلم لیگی دھڑوں کا اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اپوزیشن لیڈر نے مسلسل محاذ آرائی کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے۔

○ ایران کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے امریکہ نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ روس نے ایران کو ایٹمی ری ایکٹر دینے کا سودا منسوخ کرنے سے پھر انکار کر دیا ہے۔ امریکہ نے سودے میں ترمیم کے لئے روس کی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ ایران کے خلاف پابندیوں سے روس برطانیہ فرانس جرمنی ترکی اور دیگر ممالک کے ساتھ امریکہ کے تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔ ایران کی ناکہ بندی سے اس کی دہشت گردی بڑھے گی۔ امریکہ کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ ایران کو کسی بھی قسم کی ایٹمی ٹیکنالوجی فروخت کرنے کی سختی سے مخالفت کرتا رہے گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ کون غلط ہے اور کون درست ہے یہ عوام کو پتہ ہے۔ انہوں نے کہا میری رولنگ پر عمل ہو یا نہ ہو میں اپنی رولنگ دیتا رہوں گا۔

○ امریکہ نے پاکستان کا یہ موقف تسلیم کر لیا ہے کہ دہشت گردی میں منشیات کے سمگلر ملوث ہیں۔

بلڈنگ برائے فروخت
گولبازار میں واقع ایک بلڈنگ فوری فروخت کرنا مطلوب ہے (رقبہ ۱۵ مرلہ)
رابطہ
غلام احمد طاہر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر 211884

ہیئرنگ ایڈز کی سیل! اور مکان
متعدد آلہ سماعت اور سپیئر پارٹس۔ آڈیو میٹر اور متعلقہ سامان۔ نصف سے بھی کم قیمت پر۔ نیز ایک مکان رقبہ ۱۵ مرلہ 5/8 دارالرحمت غربی ربوہ۔ بہترین حالت تمام سہولتوں سے آراستہ
رابطہ
طاہر احمد نسیم
نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ (صبح 8 تا ۱ بجے)
فون: 212067

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) 20/-
دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
نوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ فون: 659